میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

بدھ، 27 رمضان، 1441ھ | 20/05/2020 | نمبر: 1441/59

پاکستان کو سودی قرضوں کی دلدل میں ڈبو کر پی ٹی آئی کی حکومت غریب عوام کی کمر توڑ رہی ہے تا کہ مقامی اور غیر ملکی مالیاتی سرمایہ کاروں کے منافع کو یقینی بنایا جاسکے

پچھلی کرپٹ حکومتوں کی طرح پی ٹی آئی کی حکومت بھی پاکستان کو سودی قرضوں کی دلدل میں ڈبو کر ریاست کے خزانے پر غریبوں کے حق کو ختم کر رہی ہے۔ مارچ 2020 تک سود کی ادائیگی پر، اس حکومت کی جانب سے، 2442 ارب روپے خرچ کیے جا چکے ہیں جو کہ جون میں 2900 ارب روپے تک پہنچ جائے گا۔ سود کی ادائیگی پر خرچ کی جانے والی یہ رقم 7000 ارب روپے پر محیط بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ ہے جبکہ ریاست کی جانب سے جمع کیے جانے والے محاصل کا آدھے سے بھی زیادہ حصہ ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ معاشرے کی معاشی صورتحال بہت خراب ہے اتنی بڑی رقم سود کی ادائیگی پر خرچ کرنے کی وجہ سے ریاست لوگوں کے امور کی دیکھ بحال کرنے سے قاصر ہے۔
سود معاشرے میں موجود دولت مندوں کو سودی قرضوں اور سیکیورٹیز مارکیٹ میں سرمایہ لگانے پر راغب کرتا ہے جس کی وجہ سے حقیقی معیشت جیسا کہ زراعت اور صنعت سرمائے سے محروم یا اس کی قلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سودی ادائیگیاں اہم عوامی اور نجی انفراسٹرکچر کے منصوبوں کی تکمیل میں رکاوٹ بن جاتی ہیں کیونکہ اس قسم کے منصوبوں کے لیے بین الاقوامی اور مقامی مالیاتی اداروں سے قرض لیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان منصوبوں کی لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال کی سب سے واضح مثال توانائی کے شعبے میں پاکستان کا گردشی قرضہ ہے جس کا ایک نمایاں حصہ سودی قرضوں کی ادائیگی پر مبنی ہے۔
آئی ایم ایف کی نگرانی میں پی ٹی آئی کی حکومت نے پچھلے ایک سال میں پاکستان کو سودی قرضوں کے جال میں مزید پھنسا دیا ہے۔ آئی ایم ایف کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے جولائی 2019 میں شرح سود کو 13.25 فیصد پر پہنچا دیا تھا۔ اس قدم کی وجہ سے حکومتی قرضوں جیسا کہ ٹی-بلز پر شرح سود 13.66 فیصد تک پہنچ گیا جو کہ اس وقت پوری دنیا میں سب سے زیادہ شرح سود میں سے تھا۔ مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے بلند شرح سود سے خوب فائدہ اٹھایا اور پاکستانی ٹیکس دہندگان کی قیمت پر بہت بڑی مقدار میں پیسہ کمایا۔ حکومت کی سودی سیکیورٹیز، جس کے ذریعے حکومت تجارتی بینکوں سے قرض لیتی ہے، 30 اپریل 2020 کے دن 9.79 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی تھیں۔ اس کے علاوہ حکومت کی طرف سے اجراء کیے گئے سودی قرضے مالیاتی عدم استحکام کو بڑھانے کا باعث بنتے ہیں کیونکہ سرمایہ کار ان میں سے اس وقت تیزی سے پیسے نکالنا شروع کر دیتے ہیں جب انہیں یہ احساس ہو کہ ان کا سرمایہ اتنا محفوظ نہیں رہا یا انہیں کہیں اور مستقل بنیادوں پر زیادہ منافع ملنے کا یقین ہو جائے۔ ایسا ہی کچھ مارچ 2020 کو ہوا جب بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے اچانک سودی ٹریژری بلز سے 1.28 ارب ڈالر کھینچ لیے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ پاکستان کا ایکسچینج ریٹ دباؤ کا شکار ہو رہا ہے۔ جہاں تک مغربی مالیاتی اداروں کے قرض کا تعلق ہے، جیسا کہ آئی ایم ایف، تو اس میں مزید اضافہ ہو گیا جب آئی ایم ایف کے مطالبے پر پاکستان نے روپے کی قدر میں کمی کی۔
اس طرح مرکزی حکومت کا جو قرض جون 2018 میں 24212 ارب روپے تھا وہ مارچ 2020 میں بڑھ کر 34135 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ پی ٹی آئی کی حکومت نے شرح سود کو بڑھانے اور روپے کو کمزور کرنے کے آئی ایم ایف کے مطالبات پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا۔ آئی ایم ایف سرمایہ دارانہ نظام کے ساتھ مکمل طور پر وفادار ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سرمائے پر سود دولت کو اشرافیہ کے چند ہاتھوں میں مقید کرتی رہے جبکہ عوام کی بڑی تعداد اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درکار مالیاتی وسائل سے محروم رہے۔ بنیادی طور پر سرمایہ داریت سودی بینکاری کو تجارت کی ہی ایک شکل سمجھتی ہے اور اس تجارت پر سود کو ایک جائز منافع سمجھتا ہے۔ یقیناً جو سرمایہ داریت کے اصولوں کی بنیاد پر حکمرانی کرتے ہیں وہ کبھی بھی قرض کی دلدل کے مسئلے کو ختم نہیں کریں گے اگرچہ وہ یہ کہتے رہیں کہ وہ غریب کی مشکلات کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اسلام تجارت اور سود پر سرمایہ داریت کے برخلاف ایک منفرد اور واضح موقف رکھتا ہے۔ **اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت کرنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ تجارت کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام "**(البقرۃ، 2:275)۔ لہٰذا، خلافت میں سودی بینکوں کا کوئی وجود نہیں ہو گا جو کہ حقیقی معیشت سے وسائل کھینچ لیتے ہیں۔ اسلام نے جو محاصل بتائے ہیں بیت المال انہیں جمع کرتا ہے جیسا کہ تجارتی مال پر زکوٰۃ اور زرعی زمینوں پر خراج، اور پھر انہیں ان فرائض پر خرچ کرتا ہے جس کی ذمہ داری اسلام نے حکمران پر ڈالی ہے جیسا کہ عوام کو خوراک، لباس، چھت، روزگار، تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرنا۔ اس کے علاوہ اسلام ایسی کاغذی کرنسی کو مسترد کرتا ہے جس کی بنیاد سونا اور چاندی نہ ہو۔ اسلامی ریاست کی کرنسی کے لیے سونے اور چاندی کے معیار کو اختیار کر کے مانیٹری پالیسی کو سرمایہ کاری کے متعلق فیصلوں سے الگ کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معیشت میں کرنسی کی سپلائی کو کنٹرول کرنے کے لیے سود کو ایک پالیسی آلہ کار کے طور پر استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ کرنسی کی سپلائی کا تعلق ریاست کے پاس موجود حقیقی سونے اور چاندی کے ذخائر سے ہوتا ہے۔
نبوت کے نقش قدم پر قائم خلافت ہی پاکستان کو قرضوں کے جال سے نکالے گی۔ خلافت سود کی ہر صورت کو مکمل طور پر ختم کر دے گی اور اسلام کے معاشی نظام کو نافذ کرے گی جو بھاری صنعتوں میں ریاست کے کلیدی کردار، عوام کی حیثیت کے مطابق ان سے ٹیکس وصولی، توانائی اور معدنی وسائل کی عوامی ملکیت اور دیگر

اسلامی احکامات کے نفاذ کے ذریعے ریاست کے خزانے کے لیے بھرپور محاصل جمع کرے گی۔ تو پھر کیا وقت نہیں آ گیا کہ ہم سب خلافت کے داعیوں کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کی بحالی کے لیے کام کریں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی اور خیر حاصل کریں؟

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس